طبع اوّل: جمادی الثانیہ 1440ھ / فروری 2019

ماہِ رجب سے متعلق متعدد غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے مطالعہ کیجیے

ماہِ رَجَبُ المُرَجَّب

فضائل - احکام - منکرات

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

رجب حُرمت والا مہینہ ہے:

رجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے، یہ اُن چار بابرکت مہینوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات بناتے وقت ہی سے بڑی عزت، احترام، فضیلت اور اہمیت عطا فرمائی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ التوبہ میں فرماتے ہیں:

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ مہینے ہے، جو اللہ کی کتاب (یعنی لوحِ محفوظ) کے مطابق اُس دن سے نافذ چلی آتی ہے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں۔ یہی دین (کا) سیدھا (تقاضا) ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

اس آیت سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اسلامی سال کے بارہ مہینے اللہ تعالیٰ نے خود مقرر فرمائے ہیں، جس سے اسلامی سال اور اس کے مہینوں کی قدر و قیمت اور اہمیت بخوبی واضح ہوتی ہے۔ اسی طرح اس سے معلوم ہوا کہ ان بارہ مہینوں میں سے چار مہینے حرمت، عظمت اور احترام والے ہیں، ان کو **اَشْهُرُ الْحُرُم** بھی کہا جاتا ہے، یہ مضمون متعدد احادیث میں آیا ہے جس سے ان چار مہینوں کی تعیین بھی واضح ہو جاتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ:

٣١٩٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا: أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ».

ترجمہ: حضور ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ زمانہ اب اپنی اسی ہیئت اور شکل میں واپس آگیا ہے جو اس وقت تھی جب اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا تھا، سال بارہ مہینوں کا ہوتا ہے، ان میں سے چار مہینے حرمت (، عظمت اور احترام) والے ہیں، تین تو مسلسل ہیں یعنی: ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ اور مُحرّم، اور چوتھا مہینہ رجب کا ہے جو کہ جُمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔

ماہِ رجب المُرجَّب کی فضیلت کا نتیجہ اور اس کا تقاضا:

ان مہینوں کی عزت و عظمت اور احترام کی بدولت ان میں ادا کی جانے والی عبادات کے اجر وثواب میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ گناہوں کے وبال اور عذاب میں بھی زیادتی ہوتی ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان مہینوں میں عبادات کی ادائیگی اور گناہوں سے بچنے کا بخوبی اہتمام کرنا چاہیے۔ حضرات اہلِ علم فرماتے ہیں کہ جو شخص ان چار مہینوں میں عبادت کا اہتمام کرتا ہے اس کو سال کے باقی مہینوں میں بھی عبادات کی توفیق ہو جاتی ہے اور جو شخص ان مہینوں میں گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے تو سال کے باقی مہینوں میں بھی اسے گناہوں سے بچنے کی توفیق ہوتی ہے۔

(احکام القرآن للجصاص سورۃ التوبہ آیت: 36، معارف القرآن سورۃ التوبہ آیت: 36)

''احکام القرآن للجصاص'' کی ایمان افروز عبارت ملاحظہ فرمائیں جو کہ سورۃ التوبہ آیت: 36 کی تفسیر میں مذکور ہے:

وَإِنَّمَا سَمَّاهَا حُرُمًا؛ لِمَعْنَيَيْنِ: أَحَدُهُمَا: تَحْرِيمُ الْقِتَالِ فِيهَا وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ أَيْضًا يَعْتَقِدُونَ تحريم القتال فيها وقال الله تعالى: «يسئلونك عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فيه كبير»، وَالثَّانِي: تَعْظِيمُ انْتِهَاكِ الْمَحَارِمِ فِيهَا بِأَشَدَّ مِنْ تَعْظِيمِهِ فِي غَيْرِهَا وَتَعْظِيمِ الطَّاعَاتِ فِيهَا أَيْضًا، وَإِنَّمَا فَعَلَ اللهُ تَعَالَى ذَلِكَ لِمَا فِيهِ مِنْ الْمَصْلَحَةِ فِي تَرْكِ الظُّلْمِ فِيهَا لِعِظَمِ مَنْزِلَتِهَا فِي حُكْمِ اللهِ وَالْمُبَادَرَةِ إلَى

الطَّاعَاتِ من الاعتمار وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَغَيْرِهَا كَمَا فَرَضَ صَلَاةَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ فِي وَقْتٍ مُعَيَّنٍ وَجَعَلَ بَعْضَ الْأَمَاكِنِ فِي حُكْمِ الطَّاعَاتِ، وَمُوَاقَعَةُ الْمَحْظُورَاتِ أَعْظَمُ مِنْ حُرْمَةِ غَيْرِهِ نَحْوَ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَيَكُونُ تَرْكُ الظُّلْمِ وَالْقَبَائِحِ فِي هَذِهِ الشُّهُورِ وَالْمَوَاضِعِ دَاعِيًا إلى تركها في غيره، ويصير فِعْلِ الطَّاعَاتِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَيْهَا فِي هَذِهِ الشُّهُورِ وَهَذِهِ الْمَوَاضِعِ الشَّرِيفَةِ دَاعِيًا إِلَى فِعْلِ أَمْثَالِهَا فِي غَيْرِهَا لِلْمُرُورِ وَالِاعْتِيَادِ وَمَا يَصْحَبُ اللهُ الْعَبْدَ مِنْ تَوْفِيقِهِ عِنْدَ إِقْبَالِهِ إِلَى طَاعَتِهِ وَمَا يَلْحَقُ الْعَبْدَ مِنَ الْخِذْلَانِ عِنْدَ إِكْبَابِهِ عَلَى الْمَعَاصِي وَاشْتِهَارِهِ وَأُنْسِهِ بِهَا، فَكَانَ فِي تَعْظِيمِ بَعْضِ الشُّهُورِ وَبَعْضِ الْأَمَاكِنِ أَعْظَمُ الْمَصَالِحِ فِي الِاسْتِدْعَاءِ إِلَى الطَّاعَاتِ وَتَرْكِ الْقَبَائِحِ وَلِأَنَّ الْأَشْيَاءَ تَجُرُّ إِلَى أَشْكَالِهَا وَتُبَاعِدُ مِنْ أَضْدَادِهَا فَالِاسْتِكْثَارُ مِنَ الطَّاعَةِ يَدْعُو إِلَى أَمْثَالِهَا وَالِاسْتِكْثَارُ مِنَ الْمَعْصِيَةِ يَدْعُو إِلَى أَمْثَالِهَا.

ان چار مہینوں میں سے چوں کہ رجب کا مہینہ بھی ہے، اس لیے اس کی عزت واحترام کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اس مہینے میں عبادات کی طرف بھرپور توجہ دی جائے اور گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔

رجب کا مہینہ شروع ہونے پر حضور ﷺ کا مبارک عمل:

جب رجب کا مہینہ شروع ہوتا تو حضور ﷺ یہ دُعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَّشَعْبَانَ، وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ. (كتاب الدعاء للطبراني حديث: 911)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لیے ماہِ رجب اور شعبان میں برکت عطا فرمائیے اور ہمیں رمضان تک پہنچائیے۔

ماہِ رجب کے اعمال سے متعلق ایک اہم وضاحت:

یہ بات بلا شبہ درست ہے کہ اس مہینے میں عبادات کے اہتمام اور نیکیوں کے ذوق وشوق میں اضافہ ہونا چاہیے، البتہ یہ یاد رہے کہ اس مبارک مہینے کی کسی تاریخ، دن یا رات میں شریعت نے کوئی خاص عبادت مقرر نہیں فرمائی اور نا ہی کسی اضافی عبادت کو کسی موقع پر لازم قرار دیا ہے، بلکہ موقع محل کے اعتبار سے شب وروز میں نوافل، روزے، ذکر وتلاوت، دعائیں، صدقات اور اس طرح کی دیگر جتنی بھی نیکیاں اور عبادات ہیں وہ ادا کی جاسکتی ہیں۔ اس لیے اس مہینے میں اپنی طرف سے کوئی عبادت لازم قرار دینا اور اس کا خصوصی اہتمام کرنا شریعت کے خلاف ہے، اس سے ان حضرات کی غلطی واضح ہو جاتی ہے کہ جو رجب کی کسی تاریخ یا دن رات سے متعلق خاص نمازیں، روزے یا دیگر عبادات مقرر کر لیتے ہیں اور ان کے بے بنیاد فضائل بیان کرتے ہیں، یاد رہے کہ یہ باتیں دین کی واضح خلاف ورزی اور بہت بڑا گناہ ہے۔ اس وضاحت کے بعد اس مبارک مہینے کے اعمال اور بدعات ورسومات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

ماہِ رجب کے روزے:

مذکورہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہو چکی کہ اس مہینے میں دیگر عبادات کی طرح روزے رکھنے کی بھی فضیلت ہے، خود حضور ﷺ سے بھی، اسی طرح بعض صحابہ کرام اور تابعین عظام سے بھی اس ماہ میں روزے رکھنا ثابت ہے، اس لیے رجب کے پورے مہینے میں کسی بھی دن روزہ رکھا جاسکتا ہے، عمومی طور پر ہر دن کے روزے کی فضیلت ہے، چنانچہ ہر شخص اپنی وسعت و طاقت کے مطابق پورے مہینے میں جتنے بھی چاہے روزے رکھ سکتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ رجب کے مہینے میں روزہ رکھنے کے لیے کوئی خاص دن مقرر نہیں، اور نا ہی معتبر احادیث سے ماہِ رجب کے کسی خاص دن کے روزے کی فضیلت ثابت ہے، اس لیے جو لوگ ستائیس رجب یا کسی اور تاریخ کو روزے کے لیے خاص کر کے اس کے لیے اپنی طرف سے فضائل بیان کرتے ہیں وہ واضح غلطی کا شکار ہیں۔ جیسے آجکل لوگ ستائیس رجب کے روزے کا خصوصی اہتمام کرتے

ہیں،اس کو ہزاری کا روزہ کہتے ہیں، تو اس کی خاص فضیلت معتبر احادیث سے ثابت نہیں، بلکہ یہ رجب کے عام دنوں کی طرح ایک دن ہے،البتہ ان بے بنیاد باتوں سے بچتے ہوئے اگر کوئی شخص ستائیس تاریخ کو رجب کی عام تاریخ سمجھتے ہوئے روزہ رکھ لیتا ہے تو یہ جائز ہے کیوں کہ یہ بھی رجب ہی کا ایک دن ہے۔ ساتھ میں یہ بات بھی واضح رہے کہ رجب میں روزے رکھنا زیادہ سے زیادہ مستحب عمل ہے، اس لیے اس کو ضروری سمجھنااور اس معاملے میں حدود سے تجاوز کرنا ناجائز ہے۔

(سنن ابی داود حدیث:2432، فتاویٰ عالمگیریہ، فتح الملہم، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ، ماہِ رجب کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

صحیح مسلم میں ہے:

٢٧٨٢- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ -وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِي رَجَبٍ- فَقَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رضى الله عنهما يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لا يَصُومُ.

شرح مسلم للنووی میں ہے:

الظَّاهِر أَنَّ مُرَاد سَعِيد بْن جُبَيْر بِهَذَا الِاسْتِدْلَال أَنَّهُ لَا نَهْي عَنْهُ، وَلَا نَدْب فِيهِ لِعَيْنِهِ، بَلْ لَهُ حُكْم بَاقِي الشُّهُور، وَلَمْ يَثْبُت فِي صَوْم رَجَب نَهْيٌ وَلَا نَدْبٌ لِعَيْنِهِ، وَلَكِنَّ أَصْلَ الصَّوْمِ مَنْدُوبٌ إِلَيْهِ، وَفِي سُنَن أَبِي دَاوُدَ أَنَّ رَسُول اللهِ ﷺ نَدَبَ إِلَى الصَّوْم مِن الْأَشْهُر الْحُرُم، وَرَجَب أَحَدهَا، وَاللهُ أَعْلَمُ.

کنز العمّال میں ہے:

٢٤٦٠١- عن عطاء: أن عروة قال لعبد الله بن عمر : هل كان رسول الله ﷺ يصوم في رجب؟ قال : نعم ويشرفه.

(أبو الحسن علي ابن محمد بن شجاع الربعي في فضل رجب، ورجاله كلهم ثقات)

مصنف عبد الرزاق میں ہے:

٧٨٥٦- عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن سالم: أن بن عمر كان يصوم أشهر الحرم.

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

٩٣١٥- حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ.

٩٣١٦- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ وَسَلِيطٍ أَخِيهِ قَالا: كَانَ ابْنُ عُمَرَ بِمَكَّةَ يَصُومُ أَشْهُرَ الْحُرُمِ.

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

الْمَرْغُوبَاتُ من الصِّيَامِ أَنْوَاعٌ: أَوَّلُهَا: صَوْمُ الْمُحَرَّمِ، وَالثَّانِي: صَوْمُ رَجَبٍ، وَالثَّالِثُ: صَوْمُ شَعْبَانَ وَصَوْمُ عَاشُورَاءَ...(كتاب الصوم)

مرقاۃ شرح مشکاۃ میں ہے:

وَأَمَّا حَدِيثُ صَوْمِ رَجَبٍ فَقَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ: إِنَّهَا مَوْضُوعَةٌ، قَالَ ابْنُ حَجَرٍ: قَالَ أَئِمَّتُنَا: أَفْضَلُ الْأَشْهُرِ لِصَوْمِ التَّطَوُّعِ الْمُحَرَّمُ، ثُمَّ بَقِيَّةُ الْحُرُمِ: رَجَبٍ وَذِي الْحِجَّةِ وَذِي الْقِعْدَةِ. [بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ]

ماہِ رجب کے روزوں سے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض روایات سے ماہِ رجب میں روزے رکھنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے کہ جب اس کو حد سے زیادہ اہمیت دی جائے یا ماہِ رجب کی تعظیم میں غلو سے کام لیا جائے اور اسی نیت سے روزے رکھے جائیں، یا اس کو لازم سمجھا جائے، یا مخصوص ایام میں روزے رکھنے کی منگھڑت فضیلت بیان کی جائے، ظاہر ہے کہ یہ تمام باتیں غیر شرعی ہیں۔

(ماہِ رجب کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب ودیگر کتب)

ماہِ رجب کے شب و روز کی عبادات:

رجب کے مہینہ کی فضیلت کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں عبادات کا اہتمام کیا جائے، یہ عبادات دن کو بھی ادا کی جاسکتی ہیں اور رات کو بھی، اس کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں، بلکہ ہر شخص اپنی وسعت کے مطابق پورے مہینے کے شب و روز میں جس قدر نوافل، ذکر و تلاوت اور دعاؤں وغیرہ کا اہتمام کر سکتا ہے، یہ فضیلت کی بات ہے۔ اسی طرح جن کو رات کے وقت عبادات کا موقع میسر آتا ہے تو وہ جتنی راتیں یا راتوں کا جس قدر حصہ عبادات میں بسر کر سکتا ہے تو یہ بھی سعادت کی بات ہے، البتہ راتوں کو عبادات کا یہ اہتمام مساجد کی بجائے اپنے گھروں میں ہونا چاہیے اور یہی افضل ہے، اس لیے مساجد میں جمع ہو کر راتیں بسر کرنا، اس کو فضیلت دینا یا اس کا اہتمام کرنا شریعت کے مزاج کے موافق نہیں۔

اس تفصیل کے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ اس مہینے میں کسی بھی دن یا رات سے متعلق کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں، اور نا ہی کوئی خاص عبادت ثابت ہے، بلکہ کوئی بھی عبادت ادا کی جاسکتی ہے، آجکل بعض لوگوں نے ستائیس رجب کے حوالے سے اپنی طرف سے ایک نماز ایجاد کر رکھی ہے کہ دو یا چار رکعات اس طرح ادا کی جائیں کہ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد فلاں سورت اتنی بار پڑھی جائے، دوسری رکعت میں فلاں سورت اتنی بار پڑھی جائے تو واضح رہے کہ یہ بھی قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ اس لیے اپنی طرف سے کسی رات سے متعلق فضائل بیان کرنا یا عبادات خاص کرنا شریعت کے خلاف اور بہت بڑا جرم ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ماہِ رجب کے فضائل و احکام)

ماہِ رجب میں کھانے پینے کی اشیاء تقسیم کرنے کا حکم:

بہت سے لوگ رجب کے مہینے میں بائیس، ستائیس یا کسی اور تاریخ کو خصوصی طور پر کھانے پینے کی چیزیں تیار کر کے محلے والوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں اور اس کے فضائل اور فوائد بیان کرتے ہیں، یاد رہے کہ ایسا کرنا ناجائز اور بدعت ہیں۔ اس سے بائیس رجب کے کونڈوں کا حکم بھی معلوم ہو جاتا ہے

کہ لوگ اس تاریخ کو کچھ چاول، میٹھا یا دیگر کھانے پینے کی چیزیں تیار کر کے تقسیم کرتے ہیں تو یہ رسم بھی دین کے خلاف ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، احسن الفتاویٰ، ماہِ رجب کے فضائل واحکام)

ستائیس رجب کے بعض دیگر غیر شرعی اعمال:

- ماہِ رجب کی ستائیس تاریخ کو آتش بازی کرنا، پٹاخے پھاڑنا، جھنڈیاں لگانا، قمقمے لگانا، چراغاں کرنا سراسر ناجائز ہے۔
- بہت سی مساجد میں اس رات خصوصیت کے ساتھ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے، مساجد کو سجایا جاتا ہے، رات بھر عمومی اسپیکر کے ذریعے بیان اور نعت خوانی کر کے محلے والوں کی آرام وراحت میں خلل ڈالا جاتا ہے، ماہِ رجب سے متعلق بے بنیاد فضائل بیان کیے جاتے ہیں اور اسی طرح دیگر غیر شرعی امور کا بھی ارتکاب کیا جاتا ہے، تو یاد رہے کہ یہ بھی غیر شرعی کام ہیں۔

(امداد الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ، کفایت المفتی، اصلاحی خطبات، ماہِ رجب کے فضائل واحکام)

ستائیس رجب اور شبِ معراج:

ماہِ رجب سے متعلق اس غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ اس مہینے کی ستائیس تاریخ کو معراج کا واقعہ پیش آیا، اس حوالے سے چند باتیں یاد رکھنی ضروری ہیں:

- اس میں تو کوئی شک نہیں کہ وہ رات بڑی ہی فضیلت اور سعادت والی تھی جس میں معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا، لیکن معراج کا یہ واقعہ کس مہینے میں اور کس تاریخ کو پیش آیا، اس سے متعلق یقینی طور پر کچھ کہنا بہت ہی مشکل ہے، اس لیے حضرات اکابر کے نزدیک رجب کی 27 تاریخ ہی کو یقینی طور پر شبِ معراج قرار دینا درست نہیں۔
- معراج کا واقعہ جس شب کو پیش آیا اس کے بارے میں قرآن وحدیث سے کسی قسم کی کوئی خاص فضیلت ثابت نہیں، اور نہ ہی حضور ﷺ اور ان کے صحابہ کرام نے شبِ معراج کا اہتمام کیا ہے،

اسی طرح اس رات سے متعلق مخصوص عبادات یا اس طرح کا کوئی بھی عمل معتبر دلائل سے ثابت نہیں۔ اس لیے آجکل لوگوں نے شبِ معراج یا ستائیس رجب سے متعلق جس قدر بھی فضائل اور عبادات ایجاد کی ہیں وہ سب خود ساختہ ہیں، جن سے اجتناب ضروری ہے۔ اسی طرح اس رات کو شبِ معراج قرار دے کر معراج سے متعلق جلسہ منعقد کرنا بھی درست نہیں بلکہ دورِ حاضر میں یہ متعدد مفاسد کا سبب ہے۔

- واقعۂ معراج کی رات کوئی ایسی رات نہیں کہ جس کو ایک تہوار کی صورت دے کر منانے کا اہتمام کیا جائے، بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ اس واقعۂ معراج میں پیش آنے والے واقعات اور مشاہدات سے ہم سبق لیں، اس کے پیغام کو سمجھنے کی کوشش کریں، اس پورے واقعہ سے جن اعمال کو کرنے کی اہمیت معلوم ہو رہی ہے ان کو سرانجام دینے کی کوشش کی جائے اور جن کاموں سے بچنے کی دعوت دی گئی ہے ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

(احسن الفتاویٰ، اصلاحی خطبات، ماہِ رجب کے فضائل و احکام)

بندہ مبین الرحمٰن
نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
03362579499